واعظ الجمعہ

اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکَر کا فریضہ اور ہماری ذمّہ داری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اور ہماری ذمّہ داری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر سے مراد

برادرانِ اسلام! "اَمر بالمعروف (نیکی کا حکم دینے سے مُراد) یہ ہے کہ کسی کو اچھی بات کا حکم دینا، مثلاً کسی کو نماز کے لیے کہنا، اور نہی عن المنکر کا مطلب یہ ہے کہ بُری باتوں سے منع کرنا، یہ دونوں چیزیں فرض ہیں"[1]۔

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی تاکید

اَمر بالمعروف ونہی عن المنکَر یعنی نیکی کا حکم دینا، اور برائی سے منع کرنا، حسبِ استطاعت ہر مسلمان پر لازم ہے، یہ وہ فریضہ ہے جسے انجام دینے والے پیروکارانِ انبیاء ہونے کا شرف پاتے ہیں، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں اس کی بڑی

(۱) "بہارِ شریعت "امر بالمعروف ونہی عنِ المنکَر کا بیان، مسائلِ فقہیہ، حصّہ شانزدہم ۱۶، ۳/۶۱۴۔

تاکید فرمائی ہے، ارشاد فرمایا: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[1] "مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں"۔

امّتِ محمدیہ کا خاص وصف

عزیزانِ محترم! نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، امّتِ محمدیہ کا خاص وصف ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾[2] "تم ان سب اُمتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔

اَمر بالمعروف کا فریضہ انجام دینے والوں کی گفتگو، اللہ ربّ العالمین کے پسندیدہ کلام میں سے ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾[3] "اس سے زیادہ کس کی بات اچھی، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے؟ اور کہے کہ میں مسلمان ہوں!"۔

گناہوں سے مُعافی کا باعث

نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، اچھے اور نیک اعمال میں سے ہے، اور ہر عملِ صالح اللہ عزّوجلّ کی رضا، خوشنودی اور گناہوں کی مُعافی کا باعث ہے، ارشادِ باری

---

(١) پ١٠، التوبة: ٧١.

(٢) پ٤، آل عمران: ١١٠ .

(١) پ٢٤، حٰم السّجدة: ٣٣.

تعالیٰ ہے: ﴿ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴾[1] "جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، ہم ضرور اُن کے گناہوں کو مٹا دیں گے، اور ضرور انہیں اس کام پر بدلہ دیں گے، جو اُن کے سب کاموں میں اچھا ہو"۔

اَمر بالمعروف سے متعلّق حکمِ شرعی

حضراتِ گرامی قدر! حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اَمر بالمعروف سے متعلّق حکمِ شرعی بیان فرماتے ہیں کہ "اَمر بالمعروف ہر شخص پر اس کے منصب کے اعتبار سے، اور حسبِ استطاعت واجب ہے، اس پر قرآن وسنّت ناطق ہے، اور اِجماعِ امّت بھی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فرضِ کفایہ ہے، جیسے کہ ﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾[2] "اور تم میں ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے، جو بھلائی کی دعوت دیں، نیکی کا حکم دیں، اور برائی سے روکیں" (جیسا کہ) ﴿ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ ﴾ کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ فرضِ عین ہوجاتا ہے، مثلاً کسی جگہ برائی ہو رہی ہو اور ایک آدمی کو اس کا علم ہو، کسی دوسرے کو معلوم نہ ہو، تو صرف اس پر فرض ہے دوسروں پر نہیں۔ نیکی کا حکم دینے والا اپنا فرض ادا کردے تو بَری الذِّمہ ہوجاتا ہے، (خواہ) مخاطب قبول کرے یا نہ"[3]۔

---

(١) پ ٢٠، العنكبوت: ٧.

(٢) پ ٤، آل عمران: ١٠٤.

(٣) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، پہلی فصل، ٦/٥٣١۔

اَمر بالمعروف کی متعدّد صورتیں اور اَحکام

حضراتِ ذی وقار! لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی متعدّد صورتیں ہیں، صورتحال اور موقع محل کی مُناسبت سے، سب کے اَحکام جدا جدا ہیں، فقہِ حنفی کی معروف کتاب "فتاوی ہندیہ" میں ہے کہ "(۱) اگر (نیکی کا حکم دینے والا) اپنے غالب گمان سے جانتا ہو، کہ اَمر بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ مان لیں گے، اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمر بالمعروف واجب ہے، اسے چھوڑنے کی گنجائش نہیں، (۲) اور اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ اَمر بالمعروف کرے گا، تو یہ لوگ پتھر پھینکیں گے، گالی دیں گے، تو اس وقت اَمر بالمعروف نہ کرنا ہی افضل ہے، (۳) اور اگر جانے کہ مانیں گے تو نہیں مگر ان سے گالی کا بھی اندیشہ نہیں، تو اختیار ہے، چاہے اَمر بالمعروف کرے یا نہ کرے، اور کرنا بہتر ہے"[1]۔

ہر شخص مبلغِ اسلام ہے

عزیزانِ مَن! کسی کو نیکی کی دعوت دینا، یا برائی سے منع کرنا، صرف علمائے دین ہی کی ذِمّہ داری نہیں، حکمِ نبوی یہ ہے کہ جسے جس چیز کا جتنا صحیح علم ہے، وہ کمی بیشی کیے بغیر اُسے دوسروں تک پہنچا دے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان ہے: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً!»[2] "میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو، اگرچہ ایک ہی آیت ہو!"۔

---

(١) "الفتاوى الهندية" كتاب الكراهية، الباب ١٧، ٥/ ٣٥٢، ٣٥٣، ملتقطاً.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب العلم، ر: ٢٦٦٩، صـ٦٠٥.

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "آیت کے لُغوی معنی ہیں: علامت اور نشان۔ اس لحاظ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات، اَحادیث، اَحکام، قرآنی آیات سب آیتیں ہیں۔ اصطلاح میں قرآن کے اُس جملے کو آیت کہا جاتا ہے جس کا مستقل نام نہ ہو، نام والے مضمون کو "سورۃ" کہتے ہیں۔ یہاں آیت سے لُغوی معنی مُراد ہیں، یعنی جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو، وہ دوسرے تک پہنچادے!"[1]۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اَور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ "اَمر بالمعروف حکمرانوں، علماء مشایخ بلکہ ہر مسلمان کی ذِمّہ داری ہے، اسے صرف ایک طبقہ تک محدود کر دینا صحیح نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر شخص اس کو اپنی ذِمّہ داری سمجھے، تو مُعاشرہ نیکیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے"[2]۔

اَمر بالمعروف سے پہلوتہی کی سزا

عزیزانِ مَن! امر بالمعروف منصبِ رسالت ہے، جو لوگ اس فریضہ کو انجام دیتے ہیں، وہ حکمِ الٰہی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنّتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہیں، جبکہ اس ذِمّہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی برتنا، گویا عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادِف ہے، رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ الله بِعِقَابٍ!»[3] "جس قوم

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" علم کی کتاب، پہلی فصل، ۱/۱۶۹۔

(۲) اَیضاً، کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، پہلی فصل، ۶/۵۳۱، ۵۳۲۔

(۳) "سنن أبي داود" كتاب المَلاحم، باب الأمر والنهي، ر: ٤٣٣٨، صـ٦٠٩.

میں گناہ ہوتے ہوں، اور وہ لوگ اس برائی کو بدلنے پر قادر ہوں پھر بھی نہ بدلیں، تو عنقریب اللہ تعالی سب پر عذاب بھیجے گا"۔

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ!»[1] "اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرتے رہو! ورنہ اللہ تعالی تمہیں ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا، کہ تم دعا کروگے تو وہ تمہاری دعا بھی قبول نہیں فرمائے گا!"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمہ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکَر کی ذمّہ داری سے پہلوتہی کتنا بڑا جرم ہے؟ اس حدیث میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس کا بیان کیا گیا ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: "یا تو تمہیں یہ فریضہ انجام دینا ہو گا، یا اللہ تعالی کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا! اور اس کے بعد اگر دعا بھی کروگے تو قبول نہ ہوگی!"۔ یہ نہایت سخت قسم کی وعید ہے، یعنی جب تک تم اپنی کوتاہی کا اِزالہ نہیں کروگے، اور اللہ تعالی سے مُعافی نہیں مانگوگے، تمہاری کوئی دعا قبول نہیں ہوگی"[2]۔

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ۲۱۶۹، صـ۴۹۸.

(۲) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، دوسری فصل، ۶/۵۳۴، ۵۳۵۔

قول وفعل میں تضاد کی مذمّت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اَمر بالمعروف ونہی عن المنکَر کا فریضہ انجام دینے سے قبل، ہر شخص کو چاہیے کہ وہ پہلے خود اپنی ذات کو شریعتِ مطہّرہ کے سانچے میں ڈھالے، اس کے بعد لوگوں کو اس کا حکم دے۔ اپنی ذات کو بُھلا کر دوسروں کو دعوت وتبلیغ کرنا، ایک اچھے مبلغ وداعی کا وصف ہرگز نہیں ہوسکتا! اللہ ربّ العزّت ایسوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾[1] "کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو؟! حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو تم خود نہیں کرتے؟! کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ دوسروں کو وہ کہو جو خود نہ کرو!"۔

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «يُجاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ القِيامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا فُلاَنُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟

---

(١) پ١، البقرة: ٤٤.

(٢) پ٢٨، الصف: ٢، ٣.

قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ»[1].

"قیامت کے دن ایک شخص کولاکر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا، تواس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی، تووہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جیسے گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، تب دوزخی لوگ اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے، کہ اے فلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تواچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے ہمیں منع نہیں کرتا تھا؟! وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو تواچھی بات کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، اور میں تم لوگوں کو توبُری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود اُن (بری باتوں) سے نہیں بچتا تھا"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اس حدیث شریف میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے، کہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا خود بھی باعمل ہو، اگر وہ خود اچھے اعمال نہیں کرتا، اور برائی سے اجتناب نہیں کرتا، تو سزا کا مستحق ہو گا، اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ باعمل آدمی کی تبلیغ سے انکار کی گنجائش نہیں ہوتی، اور یوں اس کا اپنا عمل دوسروں کے عمل کے لیے ترغیب وتحریص (رغبت وشَوق) کا کام دیتا ہے، لیکن یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ اگر کوتاہی یالاپرواہی کی وجہ سے مُبلغ اَعمالِ صالحہ سے کنارہ کشی رکھتا ہے، یانفس وشیطان کے دھوکے میں آکر برائی کا مرتکِب ہوتا ہے، تواسے اَمر بالمعروف (نیکی کا حکم کرنے) اور نہی عن المنکَر (برائی سے منع کرنے) کا فریضہ انجام دینے سے ہاتھ نہیں کھینچنا چاہیے، بلکہ ساتھ ساتھ اپنی اِصلاح کی (بھی) کوشش کرتے رہنا چاہیے"[2]۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب صفة النار وأنّها مخلوقة، ر: ٣٢٦٧، صـ٥٤٤.
(٢) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، پہلی فصل، ٦/٥٣٤۔

قدرت کے باوُجود برائیوں کو نہ روکنے کی وَبا

حضراتِ ذی وقار! آج کل ہمارے مُعاشرے میں یہ وَبا بڑی عام ہو چکی ہے، کہ برائی اور گناہ ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، لیکن استطاعت وقدرت ہونے کے باوُجود اُسے روکنے یا منع کرنے کی کوشش نہیں کرتے، اور بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ "کوئی نیکی کرے یا گناہ، ہمیں کیا؟ وہ جانے اُس کے اعمال!" ایسی سوچ رکھنا دُرست نہیں، بلکہ جو شخص برائی اور گناہوں کی روک تھام پر قادِر ہو، اُس پر لازم ہے کہ اپنی طاقت واختیار کے ذریعے اسے روکے۔

حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ رَأَى مُنْكَراً فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ!»[1] "جو کوئی برائی کو دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو اُسے اپنے دل میں بُرا جانے، اور یہ نہایت کمزور اِیمان ہے!"۔

اَمر بالمعروف میں غفلت... ہلاکت وبربادی کا سبب

میرے محترم بھائیو! امر بالمعروف ونہی عن المنکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے) کے مُعاملے میں، نرمی برتنا یا غفلت وکوتاہی سے کام لینا، دنیا وآخرت میں ہلاکت وبربادی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا،

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ٢١٧٢، صـ٤٩٩.

مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا، وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْساً فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَابُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ»(۱).

"حُدود اللہ میں نرمی برتنے اور اس کا اِرتکاب کرنے والوں کی مثال، کشتی میں سوار اُن مسافروں کی طرح ہے، جنہوں نے قرعہ اندازی کے ذریعے طے کیا، کہ بعض مسافر کشتی کے نچلے حصے میں سفر کریں گے اور بعض اوپر والے حصے میں، پانی لینے کی غرض سے جب نچلے حصے سے لوگ اوپر آتے، تو اوپر والے مسافروں کو (ان کی آمد ورَفت سے) تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا، (لہذا باہم بحث و تکرار سے تنگ آکر) ایک مسافر نے کُلہاڑی لے کر کشتی کے نچلے حصے (فرش) میں سوراخ کرنا شروع کر دیا، اوپر والے حصے میں سوار مسافروں نے آکر اس سے کہا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو؟ اس مسافر نے جواب دیا کہ میرے اوپر آنے کی وجہ سے تمہیں تکلیف پہنچتی ہے، اور میرے لیے پانی کے بغیر بھی کوئی چارہ نہیں، لہذا پانی لینے کے لیے کشتی میں سوراخ کر رہا ہوں۔ اب اگر وہ لوگ اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر (کشتی میں سوراخ کرنے سے) اُسے روکیں، تو وہ اُسے بھی بچالیں گے اور خود بھی بچ جائیں گے، اور اگر انہوں نے اُسے اس کے حال پر چھوڑ دیا، تو وہ اسے بھی ہلاکت میں ڈالیں گے، اور خود بھی (ڈوب کر) ہلاک ہوجائیں گے"۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الشهادات، ر: ٢٦٨٦، صـ٤٣٨.

اَمر بالمعروف کا فریضہ اور حکمران طبقے کی ذِمّہ داری

ہماری عدالتوں، حکمرانوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں سمیت، تمام اصحابِ اختیار لوگوں کو اس حدیثِ پاک میں خوب غَور وفکر کرنا چاہیے، اور سوچنا چاہیے کہ اگر انہوں نے حکومتی سطح پر اَمر بالمعروف کا فریضہ انجام نہ دیا، دینِ اسلام کے اَحکام پر عمل نہ کیا، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کو تخت پر لانے کے لیے سنجیدہ کوششیں نہ کیں، خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی صاف صاف نافرمانی کرنے والوں کا مُؤاخذہ نہ کیا، اور اللہ کی حُدود کو قائم نہ کیا، تو جہاز میں سوراخ کرنے والے، اور دیکھنے کے باوُجود اس کا ہاتھ نہ روکنے والوں کی طرح، ہلاکت وبربادی ان کا بھی مقدّر ٹھہرے گی! لہذا ابھی وقت ہے، نظامِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نفاذ کے لیے ابھی سے کوششیں کیجیے، اور اَمر بالمعروف کا فریضہ وذِمّہ داری ادا کرکے، وارثینِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ساتھ دینے کا شرف پائیے!۔

اسی طرح ہمارے علمائے دین، مذہبی پیشوا، دینی مدارِس کے انتظامیہ واساتذۂ کرام، تعلیمی اداروں کے سربراہان، اور سرکاری ونجی دفاتر کے افسران کو بھی چاہیے، کہ اپنے ماتحت ملازمین، کارکنان، شاگردوں، مریدوں اور اپنی اَولاد کو بھی نیکی کا حکم دیں، برائی سے منع کریں، اور انہیں خاص طَور پر اس کی نصیحت کریں۔ قرآنِ کریم میں ہے کہ حضرت سیّدنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو اَمر بالمعروف سے متعلّق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَ اصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾[1] "اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھو، اور اچھی بات کا حکم دیتے رہو، اور بُری بات سے منع کرتے رہو، اور جو مصیبت تم پر آ پڑے اس پر صبر کرو، یقیناً یہ سب بلند ہمت کام ہیں!"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اگر ہم نے اپنے اس عظیم فریضہ کو صحیح طَور پر انجام نہ دیا، اور اس ذِمّہ داری کی ادائیگی میں غفلت وکوتاہی برتی، اپنے ماتحت لوگوں کو گناہوں کے دَلدل میں گرنے سے نہ روکا، تو اللہ جَلّ جلالہٗ بروزِ محشر اس بارے میں باز پُرس فرمائے گا، سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ...وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِه، وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِه، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْؤُلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»[2] "تم سب اپنی اپنی جگہ ذمّہ دار ہو، اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا... مرد اپنے اہل وعِیال کا ذمّہ دار ہے، اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمّہ دار ہے، اور اس سے بھی اس کی ذمّہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا!"۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نیکی کی دعوت عام کرنے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرما، دینِ اسلام کا حقیقی اور باعمل مُبلغ بنا، تبلیغِ دین میں آنے والی مشکلات پر صبر کی توفیق مرحمت فرما، حضور نبئ کریم ﷺ کے حکیمانہ اندازِ تبلیغ کو اپنانے کی توفیق عطا

---

(١) پ٢١، لقمان: ١٧.

(٢) "صحيح البخاري" باب الجُمُعَةِ في القُرى والمُدن، ر: ٨٩٣، صـ١٤٤.

فرما، حضور کی خوش اَخلاقی اور نرمی سے وافر حصہ عطا فرما، دینِ اسلام کو درپیش عالمی چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت اور حوصلہ عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور

ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.